روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲ شعبان ۱۳۶۰ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

جو

حال ہی میں مملکت ایران میں پورا ہوا

مملکتِ ایران کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"تزلزل در ایوانِ کسرائی فتاد"

کے ایک دفعہ اس وقت پورے ہونے کے متعلق گزشتہ پرچہ میں ذکر کیا جا چکا ہے جب کہ ایک معمولی سپاہی نے اپنی خردمندی اور غیر معمولی شجاعت کے ذریعہ ترقی کرتے کرتے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور آخر رضاخان کی بجائے "اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران" کہلائے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ حال میں پھر یہ الہام نہایت وضاحت کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اور اس کے قریب کے الہامات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس الہام کا زیادہ تر تعلق موجودہ زمانہ سے ہی ہے۔

یہ الہام ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا اس کے بعد ۲۰۔ جنوری کو جو الہام ہوا۔ وہ یہ ہے۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذٍ خامدۃ مصفرۃ۔ یعنی وہ زمانہ ایسا ہوگا۔ جبکہ آسمان دھوئیں کے دل بادل لائے گا۔ آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا۔ اور تو زمین کو دیکھے گا۔ کہ مُردہ سی ہو گئی ہے اور راکھ کی طرح بن گئی ہے۔ اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔

اس کے بعد ۲۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوئے:۔

(۱) تاتی السماء بدخان مبین۔

(۲) یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنی آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔

۲۔ اس زمانہ میں آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔

ان الہامات کا جو

"تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"

کے بعد کسی اور الہام کے ہونے کے بغیر پے در پے ایک ہی مضمون کے نازل ہوئے۔ اس الہام سے ضرور تعلق معلوم ہوتا ہے جس میں ایوانِ کسریٰ میں تزلزل پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔

اور آج حالات اور واقعات نے وہ تعلق بالکل نمایاں۔ اور واضح کر دیا ہے۔ جبکہ میدانِ جنگ میں آسمان پر دھوئیں کے بادل چھا جاتے ہیں۔ آسمان سے دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور جہاں جہاں زمین پر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے۔ وہ مردہ سی ہو رہی ہے۔ اور راکھ کی طرح بن رہی ہے سرسبز باغات اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں پر زردی چھا رہی ہے۔ موجودہ جنگ کی خبریں پڑھنے والے خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس کے دوران میں مختلف مقامات پر کس خوفناک طریق سے دخانی عذاب نازل ہوا۔ اور ہو رہا ہے آج کل جنگ کا بہت بڑا زور روسی محاذ پر ہے۔ جہاں دو ہزار میل لمبے علاقہ پر پچاس لاکھ جرمن سپاہ۔ دس ہزار ٹینک۔ اور ہزاروں توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ حملہ کر رہی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں اتنے ہی ساز و سامان سے روسی دفاع کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اس جنگ و جدال سے اور ساتھ ہی اس علاقہ کو جہاں جرمن قابض ہو چکے ہیں۔ ہر چیز کو نذرِ آتش کر دینے سے جس قدر دھواں پیدا ہو رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور اس طرح دھوئیں کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔ پھر زمین کا مُردہ ہونا بھی واضح ہے۔ جہاں جہاں جنگ ہو رہی ہے۔ وہاں زمین کے پرخچے اڑائے جا رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی بمباری خوفناک تباہی مچا رہی ہے۔ سرسبز اور شاداب علاقے راکھ کا ڈھیر بن رہے ہیں۔ غرض وہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ الہامات میں ذکر ہے۔ ایسے موقعہ پر ایران کی حکومت میں تغیر پیدا ہونا یقیناً

"تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"

کے پورے ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

اس تغیر کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ اتحادی فوجوں کو جب ایران میں جرمنی کے اثر و رسوخ کو جو نہ صرف اتحادیوں کے لئے بلکہ خود ایران کے لئے بھی بہت بڑا خطرہ تھا ختم کرنے کے لئے مملکت ایران کی حدود میں مجبوراً داخل ہونا پڑا۔ تو شاہ ایران نے نہایت دور اندیشی اور عقلمندی سے کام لیتے ہوئے نہ صرف جرمنوں کو ایران سے نکال دینے کا مطالبہ منظور کر لیا بلکہ اپنی حکومت میں بھی تبدیلی پیدا کر دی چنانچہ مسلمان اخبارات نے اس تبدیلی کا اعلان ان عنوانات سے کیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کی برکات کامل اطاعت سے وابستہ ہیں

"بیعت جو ہے اس کے معنی اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں۔ جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا۔ اور اس کا کچھ پتہ نہیں۔ کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے۔ اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے۔ تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے۔ اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے۔ اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے۔ کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آئے تو اسے چاہئیے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کرے گا تو حبط عمل ہو جائے گا۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا۔ کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے۔ جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام ان کا ادب تھا۔ کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلتا۔ وہ سن لیتے۔ صحابہ بڑے متادب تھے۔ اسی لئے کہا ہے کہ الطریقۃ کلھا ادب۔ جو شخص ادب کے حدود سے باہر نکل جاتا ہے۔ تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔ اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے۔ کہ وہ فارغ نشین نہ ہو۔ ہمیشہ توبہ۔ استغفار کرتا رہے۔ اور جو جو مقامات اسے حاصل ہوتے جائیں۔ ان پر یہی خیال کرے۔ کہ میں ابھی قابل اصلاح ہوں۔ اور یہ سمجھ کر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہوگیا۔ وہاں ہی نہ اڑ بیٹھے۔" (البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ تبوک ۱۳۲۰ ہش۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے الحمد للہ

آج تین بجے سے پانچ بجے شام تک لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کا ماہانہ جلسہ بمکانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حافظ محمد رمضان صاحب نے تقاریر کیں۔ اور چند ممبرات نے مضامین پڑھ کر سنائے۔

جماعت احمدیہ شاہ پور امرگڑھ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ پور امرگڑھ کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۲، ۱۳ ماہ حال بروز جمعہ و ہفتہ ہونا قرار پایا ہے۔ تمام ملحقہ جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ خود بھی جلسہ میں شامل ہوں۔ اور زیر اثر اصحاب کو بھی ساتھ لائیں۔ خاکسار دل محمد نائب نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

ہر قسم کا چندہ محاسب صاحب کے نام آنا چاہیئے

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہر قسم کے چندے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ اور ان کی تفاصیل بھی چندوں کے ساتھ براہ راست انہیں کے نام بھیجی جائیں۔ ناظر بیت المال

"ایران میں نئی وزارت کا قیام" (انقلاب ۳۰ اگست)

"ایران میں جدید حکومت قائم ہوگئی"۔ (زمیندار ۳۰ اگست)

"ایران کی نئی پالیسی" (شہباز ۳۰ اگست)

نیز "شہباز" نے لکھا۔ "ایران میں نئی وزارت قائم ہوگئی ہے۔ اور یہ نیا اقدام شاہ ایران کی امن پسندانہ پالیسی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ تاکہ مزید خونریزی نہ ہو"

اس تبدیلی کے علاوہ ایک نہایت اہم تغیر جو ایران میں رونما ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ برطانیہ اور روس نے ایران کو جرمنی کی دست برد سے بچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ جس کی صورت یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ ایران کے شمالی اور جنوب مغربی علاقوں پر روسی اور برطانوی فوجوں کا عارضی قبضہ رہے گا۔ تاکہ ہٹلر کے ان منصوبوں کو خاک میں ملا دیا جائے جو ایران اور اس کے ہمسایہ ممالک کے متعلق اس نے باندھ رکھے ہیں۔ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ہٹلر کی نظریں ایران پر تھیں تاکہ وہ اسے اڈا بنا کر مشرق میں ہندوستان پر اور مغرب میں فلسطین اور مصر پر حملہ کر سکے نیز ایران کے تیل کے چشمے بھی اپنے قبضہ میں لا سکے۔ اگر خدانخواستہ جرمن فوجیں ایران میں پہونچ جاتیں۔ جنہیں رومانیہ اور بلغاریہ کے ساحلوں پر جمع کر دیا گیا تھا۔ اور جنہیں روکنے کی طاقت قطعاً ایران میں نہ تھی۔ تو سارا مشرق خطرہ میں پڑ جاتا طہران سے ایک بڑی سڑک ایران کے مشرقی مرکز کرمان کو جاتی ہے۔ جو بلوچستان کی سرحد پر ہندوستان کی ریلوے لائن کے ساتھ جا ملتی ہے۔ اس کے ذریعہ نازی خطرہ سرعت کے ساتھ ہندوستان تک پہونچ سکتا تھا۔ ان سب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اتحادیوں کے لئے ضروری ہوگیا۔ کہ وہ ایران کی ان سرحدوں کو جہاں سے دشمن کو ایران میں داخل ہونے کا موقعہ مل سکتا تھا۔ اپنی حفاظت میں لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور اس طرح ایران کو جسے جرمنی آسان لقمہ خیال کر رہا تھا اس کے لئے ٹیڑھی کھیر بنا دیا۔

یہ ہے اس تغیر کا مختصر ذکر جو حال میں حکومت ایران میں واقعہ ہوا۔ اور جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح حکومت ایران میں وہ تزلزل جو رضا شاہ پہلوی کے ذریعہ رونما ہوا تھا۔ ایران کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت ثابت ہوا تھا۔ اسی طرح موجودہ تزلزل بھی انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ موجودہ خطرناک حالات میں جبکہ کئی حکومتیں جرمنی کے جور و ستم کے سیلاب میں بہ گئی ہیں۔ ایران کو دو طاقتور حکومتوں کی امداد میسر آگئی ہے۔

اس موقعہ پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ بہت بڑا نشان مملکت ایران میں ایک بار پھر رونما ہوا ہے۔ اور الہام کے مفہوم کے لحاظ سے اہل ایران کے لئے امن اور سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ ہم تمام حق پسند اصحاب سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں۔ جن کی صداقت کے اظہار کے لئے ایسے ایسے نشانات رونما ہو رہے ہیں۔

اخبار "نور" مفت منگائیں

احباب جماعت کے زیر تبلیغ سنجیدہ سکھ اصحاب میں سے جو اس بات کے خواہشمند ہوں، کہ ان کے نام اخبار نور کچھ عرصہ کے لئے مفت جاری کر دیا جائے احباب، ان کے اسماء اور مکمل پتوں کے متعلق بہت جلد دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ اگر اس اعلان کو سکھ اصحاب میں سے کوئی ملاحظہ فرمائیں۔ اور وہ اخبار "نور" پڑھنے کی خواہش رکھتے ہوں تو براہ راست دفتر تحریک جدید قادیان کو اطلاع دیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مسلمانوں کی عملی حالت اور عمل بالمعروف سے بے اعتنائی

اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کو "خیر امۃ" قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اُس کا نصب العین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ جو اپنی وسعت میں تمام دُنیا کو لئے ہُوئے ہے۔ کسی خاص قوم یا خاص مُلک کو دعوتِ اسلام دینا مسلمانوں کا مقصد نہیں۔ بلکہ رُوئے زمین کے تمام انسانوں کو اُس مائدہ آسمانی میں شریک کرنا مسلمانوں کا فرض ہے جو محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ دُنیا میں نازل ہُوا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم تمام امتوں میں سے بہترین امّت ہو۔ کیونکہ اخرجت للناس تم تمام ناس کہلانے والوں کی ہدایت و راہ نمائی کے لئے کھڑے کئے گئے ہو۔ اور تم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ سب نفوس کو حلقہ بگوشِ اسلام بناؤ۔ بدعات کا رد کرو۔ امورِ خیر کی تبلیغ کرو۔ اور نورِ سماوی سے زمینی ظلمتوں کو کافور کر دو۔ معروف درحقیقت لغت کے اعتبار سے ہر اُس چیز کو کہا جاتا ہے۔ جس کی خوبی فطرت سلیمہ سمجھتی ہو۔ اور منکر وُہ چیز ہوتی ہے۔ جو معروف کی ضد ہو۔ یعنی نہ تو جانی پہچانی ہو۔ اور نہ اس کا اطلاق کسی ایسے فعل پر ہو سکتا ہو۔ جسے فطرتِ صحیحہ ناپسند کرتی ہو۔ مثلاً ایمانداری۔ راستبازی پرہیزگاری۔ فرض شناسی۔ مظلوموں کی امداد۔ محتاجوں کی رعایت اور عدل و انصاف کا قیام۔ یہ سب باتیں معروف میں شامل ہیں۔ اور خیانت۔ دروغ گوئی فساد انگیزی باطل کی حمایت۔ اور دوسروں کے حقوق غصب کرنا منکر ہیں۔ اور ان سے دوسروں کو روکنا نہی عن المنکر کہلاتا ہے۔ اسلام کے اس حکم کی حکمت یہ ہے۔ کہ انسان جماعت سے الگ رہ کر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اس کی بھلائی اور بُرائی سب اجتماعی ہے۔ اگر کسی گھر میں غلاظت پھیلی ہُوئی ہو۔ تو وُہ صرف اسی شخص کو

نقصان نہ پہونچائے گی۔ جس کے گھر میں ہے۔ بلکہ حفظانِ صحت کا پورا پورا لحاظ رکھنے والا ہمسایہ بھی بسا اوقات اس سے متاثر ہُوئے بغیر نہیں رہے گا۔ اسی طرح اگر کسی بستی کے کچھ لوگ قانون شکنی کریں۔ تو ساری بستی کے لوگ اس کے نتائج بھگتیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ۔ تم ایسے فتنوں سے بچو۔ جن کی لپیٹ میں صرف ظالم ہی نہیں آتے۔ بلکہ نیک لوگ بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ پس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صرف دوسروں کی خدمت نہیں۔ بلکہ اپنی بھی ہے۔ اور یہی وُہ چیز ہے۔ جس پر اجتماعی فلاح و بہبود کا دارومدار ہے۔ مگر مسلمانوں کی آج کل بالفاظ "زمزم" (۱۹۔ اگست) یہ حالت ہے کہ "ہزاروں واعظ۔ ہزاروں دینیات کے اساتذہ۔ مفتی۔ پیر اور صوفی موجود ہیں انہوں نے عمر بھر میں ایک دفعہ بھی کسی غیر مسلم کو تبلیغ اسلام نہیں کی۔ دین کے ان حامیوں کا حال یہ ہے۔ کہ پشتہا پشت سے بھنگی ان کے گھر آتا ہے۔ دروازے پر غیر مسلم موجود ہیں۔ کبھی بھولے بھی کسی نے یہ نہیں کہا۔ کہ اسلام دُنیا و آخرت کی کلیدِ کامیابی ہے۔ آؤ اسلام میں داخل ہو کر فلاح پاؤ"۔

مسلمانوں کی یہ حالت کیوں ہُوئی۔ اور کیوں وُہ دُوسروں کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کرنے سے جھجکتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان خود اسلام کی تعلیم پر عامل نہیں۔ اور جب وُہ دُوسروں کے سامنے اسلام پیش کرتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اُن پر کوئی اثر ہو۔ وُہ ان میں سَو سَو عیب بتاتے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال "اہلحدیث" (۲۹ اگست) نے پیش کی ہے چنانچہ ایک شخص لکھتا ہے۔ ایک دفعہ ریل کے سفر میں ایک سناتن دھرمی سے ایک بریلوی عقیدہ کا پیر و مرد ف گفتگو تھا

میں نے بھی دَورانِ گفتگو میں اُس سناتن دھرمی کو مورتی پوجا سے روکا۔ اس پر وُہ یکدم چمک اُٹھا۔ اور کرخت لہجہ میں کہنے لگا۔ "مولوی صاحب بے ادبی معاف۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ کہ پیر پرستی آپ کریں۔ تعزیہ پرستی آپ کریں قبر پرستی آپ کریں قبّہ پرستی آپ کریں۔ پنجہ پرستی آپ کریں۔ زندہ پرستی آپ کریں۔ مُردہ پرستی آپ کریں۔ انسان پرستی کے علاوہ جانور پرستی آپ کریں۔ دُلدل کو آپ سجدہ کریں۔ قبروں پر شیرینی چادر پھول آپ چڑھائیں۔ درختوں کو دودھ آپ پلائیں۔ ہر پختہ قبر کو سلام کریں۔ اور ہر صاحبِ قبر کو آپ خدا مانیں۔ ساری دُنیا کی پرستش تو آپ کریں۔ اور ہماری صرف ایک مورتی پوجا آپ کی آنکھوں میں کھٹکے جس کی وجہ سے ہمیں کافر۔ مشرک۔ جہنمی اور نجس و ناپاک سب ہی کچھ سمجھیں۔ اور آپ پوتر و پاک۔ موحد مسلمان اور جنتی و بہشتی بنیں"۔ سناتن دھرمی کا یہ جواب سُنکر بالفاظ "اہلحدیث" بریلوی صاحب "پسینے پسینے ہو گئے"۔ "زبان خشک ہو رہی تھی۔ اور چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں بولنا چاہتے تھے۔ لیکن ہمت یاوری نہیں کرتی تھی"۔

یہ حال ایک غیر مسلم بُت پرست کے مقابلہ میں توحیدِ حقیقی کے علمبردار ہونے کے مدعی مُسلمان کا کیوں ہوُا۔ اس لئے کہ اسلام جس اعلےٰ مقام پر مسلمانوں کو کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اس سے وُہ دُور تھا اگر مسلمان امر بالمعرُوف۔ اور نہی عن المنکر کا فرض صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہئے کہ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ بنیں۔ مگر اسلام کا عملی نمونہ بن نہیں سکتے۔ جب تک اس جری اللہ۔ اور رُوحانی معلّم کو قبول نہ کریں۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور جس کا کام

مسلماں را مسلماں باز کردند

قرار دیا۔

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے کے متعلق حلفیہ شہادت

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ تاشقند کی دعوت" میں بڑی تحدی اور زور آور الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ "میں نے تو جناب میاں صاحب (یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) سے یہ اپیل کی تھی۔ کہ وہ اپنی ساری جماعت میں سے ایک ہی شہادت حلفیہ پیش کر دیں کہ ۱۹۱۴ء سے پہلے لاہور میں شملہ میں سیالکوٹ میں دوسرے شہروں میں خود قادیان میں غیر احمدیوں کے جنازے نہیں پڑھے جاتے تھے۔ اگر دس لاکھ آدمیوں کی جماعت میں سے ایک شخص بھی ہے جس میں یہ جُرات ہے۔ تو وُہ اُٹھے اور واقعات کے خلاف قسم کھا کر شہادت دے کہ ۱۹۱۴ء سے پہلے غیر احمدیوں کے جنازے نہیں پڑھے جاتے تھے۔ اور ناجائز سمجھے جاتے تھے"۔

اگرچہ اس بارہ میں کئی ایک شہادتیں پیش ہو چکی ہیں مگر میں بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اپنی شہادت عرض کر دوں:۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسُولہٗ۔ میں اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جانتا اور یقین کرتا ہُوا ایک سچا اور صحیح واقعہ حلفاً بیان کرتا ہوں اور اس واقعہ کے بعض گواہ احمدی اور غیر احمدی ابھی تک زندہ موجود ہیں۔ جن کے نام بھی میں ذیل میں رقم کرونگا۔ واقعہ اس طرح ہے:۔ میں اور میرے والد صاحب جنہوں نے ظاہری بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں کی ہوئی تھی۔ احاطہ بمبئی ضلع دہولیہ (خاندیش) میں ایک کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ غیر احمدی ملازم بھی ہمارے ساتھ تھے۔ مئی یا جون ۱۹۰۸ء میں میرے والد صاحب اچانک بعارضہ کالرا فوت ہو گئے۔ میں اپنی جائے وفات سے ۵۔۶ کوس دُور تھا۔ ایک آدمی چِٹھی لے کر میرے پاس آیا۔ میں چِٹھی پڑھتے ہی فوراً چل پڑا۔ جب میت کے پاس پہونچا۔ تو دیکھا۔ ایک آدمی میاں حسین بخش غیر احمدی میرے قصبہ سمبڑیال کا وہاں موجود تھا۔ جو ہمارا ملازم تھا۔ کالرا کی وجہ سے گاؤں والا کوئی پاس نہ آتا تھا۔ ہم دو میت کو اٹھا کر ندی پر لے گئے جو پاس ہی بہتی تھی۔ غسل دیا۔ قبر کھودی اور میاں حسین بخش صاحب نے اکیلے جنازہ پڑھا۔ میں پاس بیٹھا رہا۔ دفن کیا مجھے اس وقت تک مسائل جنازہ کے متعلق زیادہ واقفیت نہ تھی۔ مگر اتنا یاد تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ احمدی کو نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اس پر عمل کرتے ہُوئے میں نے جنازہ نہ پڑھا۔ جب ہم تجارتی کاروبار سے فارغ ہو کر اپنے قصبہ سمبڑیال

بدھ مت کی ترقی کے اسباب

بدھ مت کے متعلق بعض دلچسپ باتیں گزشتہ پرچوں میں پیش کی جا چکی ہیں۔ اور اس کی تعلیم اور فلسفہ پر مختصراً تبصرہ بھی کیا جا چکا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان محض تذلل وانفعال کی زندگی گزارے۔ اور رہبانیت اختیار کرے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نہ تو کمال اخلاق کا کوئی درجہ ہے۔ اور نہ انسانیت کی کوئی خدمت۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ انسانیت پر بہت بڑا ظلم ہے۔ کیونکہ ایسی بے سود زندگی جہاں خود انسان کو اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ سینکڑوں ہزاروں نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے۔ وہاں خداداد استعدادوں کے فیضان سے باقی دُنیا کو بھی محروم رکھتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تعلیم کوئی ایسی بلند پایہ۔ اعلیٰ درجہ کی روحانیت سے بھرپور۔ اور دینی و دنیوی کسی لحاظ سے بھی اپنے اندر کوئی غیر معمولی تو کجا معمولی جذب وکشش بھی نہیں رکھتی۔ لیکن جب ہم اس مذہب کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں اسے بہت عروج حاصل ہوا۔ اور اب بھی اس کے پیروؤں کی بہت بڑی تعداد دنیا میں پائی جاتی ہے۔ لکھا ہے۔ مہاتما بدھ کی دعوت شروع ہوتے ہی مگدھ کے راجا بمبسارا نے اسے نہایت شوق سے قبول کیا۔ اور ایک شاہی فرمان اس کی اشاعت میں مدد دینے کی غرض سے شائع کیا۔ (Vinayat Texts part I page 301) اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اجات سترو بھی اس مذہب کا سرگرم حامی رہا۔ اور اس کی اشاعت کے لئے پوری کوشش کرتا رہا۔ کوسلا کے راجہ اگنی دت نے خود مہاتما بدھ کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ اور اس مذہب کو قبول کر لیا۔ (Budhist India P. 10-11) علاوہ ازیں سوراسینیاس کا راجہ اونتی پت اور راجہ ایلیا بھی بدھ کا مرید ہو گیا (ایضاً صفحہ ۱۶) تیسری صدی قبل مسیح میں اشوک نے اس مذہب کی حمایت کی۔ اور اپنا تمام اثر ورسوخ اسے فروغ دینے کے لئے کام میں لایا۔ اور اس وجہ سے یہ نہ صرف ہندوستان بلکہ دور دراز ممالک میں بھی جا پہونچا۔ اس نے افغانستان میں بھی اشاعت دی اور دوسری صدی عیسوی میں خود کابل کا بادشاہ مینا ندر بدھ مذہب کا متبع ہو گیا۔ (Early History of India by Smith p. 225) پہلی صدی عیسوی میں کنشک نے اس کی اشاعت میں سرگرمی دکھائی۔ تیسری صدی عیسوی میں دکرماجیت نے اس کی حمایت پورے زور کے ساتھ کی۔ حالانکہ وہ خود برہمنی مذہب رکھتا تھا۔ ساتویں صدی عیسوی میں راجہ ہرش اس کا اس قدر فدائی اور حامی تھا۔ کہ برہمنی مذہب کے متعصبین اس کے قتل کے منصوبے کرنے لگے۔ (Early History of India by Smith p. 349)

تبت اور منگولیا میں قبلائی خاں نے اس مذہب کی اشاعت میں اپنی پوری قوت صرف کر دی اور اسے اپنی مملکت میں قائم کرنے کے لئے پورا زور لگایا۔ (Budha & his Religion p. 93-94) چین کے بادشاہ سنگ ٹی نے بدھ مت کے مناددوں کو اپنے ملک میں مدعو کیا۔ ان کا شاندار استقبال کیا۔ اور اس طرح اس مذہب کو اپنے ملک میں فروغ پانے میں ہر طرح مدد دی۔ اسی طرح جاپان میں بھی اسے بہت کامیابی ہوئی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلی صدی عیسوی میں ہندوستان تو سارے کا سارا اس کے زیر علم آ چکا تھا۔ تیسری صدی عیسوی میں بھی ہندوستان کی آبادی کا ۳/۴ حصہ اس کا پیرو تھا۔ مشرق وسطےٰ اور مشرق اقصےٰ میں اسے نمایاں کامیابی ہوئی۔ اس ترقی اور فروغ کو دیکھ کر طبعاً اس کے اسباب معلوم کرنے کا خیال آتا ہے۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ مذہب حکومت وسیاست کے معاملہ میں اپنے ماننے والوں کو بالکل بے تعلق رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور انہیں سکھاتا ہے کہ حکومت خواہ تم پر انتہائی مظالم روا رکھے۔ اور خواہ تمہیں ہر ذلت وتوہین کا تختہ مشق بنائے۔ تمہیں اس کے سامنے چون وچرا کی اجازت نہیں۔ تمہیں یہ بھی حق نہیں۔ کہ ان مظالم اور تکلیفوں سے چھٹکارا پانے کے لئے کوئی تجاویز زیر غور لاؤ۔ بلکہ صبر وتحمل کے ساتھ انہیں سہتے جاؤ۔ اپنے حاکموں پر کوئی الزام نہ دو۔ بلکہ یہی سمجھو کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ تمہارے گزشتہ اعمال کی سزا ہے۔ جو اس رنگ میں مل رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا مذہب جو حکمران کے آگے اس کی رعایا کو بے دست وپا کر کے پھینک دے۔ حتیٰ کہ مظالم کے ازالہ تک کے لئے جائز اور قانونی ذرائع کو کام میں لانے کی اجازت نہ دے۔ اس سے زیادہ سازگار اور مفید مذہب کسی مطلق العنان حکمران کے لئے اور کون ہو سکتا ہے۔ ایسے مذہب کو تو من مانی کارروائیاں کرنے والی حکومت اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھے گی۔ یہی وجہ ہے کہ بدھ مت کی ابتداء نہ صرف یہ کہ کسی طاقتور اور زبردست حکومت نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ حکمرانوں نے اسے فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ پس اس مذہب کی ترقی کی وجہ یہ ہے کہ جابر وخودمختار بادشاہوں اور فرمانرواؤں نے اسے اپنے لئے مفید مطلب پا کر اپنے اپنے ہاں اسے رائج کر دیا اور اس طرح گویا اپنی حکومت کے استقلال کا سامان مہیا کیا۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غیر مبائعین

اخبار "پیغام صلح" ۳۰ اگست ۱۹۴۱ء کے سرورق پر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنوان کے ماتحت جو عبارت درج کی گئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہمارے لئے جو بڑی سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالےٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ اور خود اپنے ہاتھ سے اس لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ وہ خود ہی اس کا حامی وناصر ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بنا دے۔ اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی۔ اور اسی طرز پر جو منہاج نبوت کی طرز ہے۔ ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں۔" (بحوالہ اخبار الحکم ۷ جون ۱۹۰۱ء)

اگرچہ غیر مبائعین کی طرف سے اس امر کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ایسی عبارت ان کی طرف سے شائع نہ ہو۔ جس سے آپ کی نبوت کا اثبات ہو۔ تاہم کبھی غیر اختیاری طور پر اس قسم کے الفاظ شائع ہو ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ علاوہ ان بیسیوں واضح عبارتوں کے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دعوئے نبوت پیش فرمایا ہے۔ اگر مذکورہ بالا عبارت پر ہی خلوص نیت سے غور کیا جائے۔ تو آپ کی نبوت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اس میں واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ آپ کا سلسلہ منہاج نبوت پر خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ اور آپ نبیوں کی طرح لوگوں سے دینی ضروریات کے لئے مالی امداد طلب فرماتے ہیں۔ غیر مبائعین اصحاب اپنے اخبار "پیغام صلح" کی پیش کردہ عبارت پر غور کریں۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مماثلت محدثوں کے ساتھ بیان نہیں فرمائی۔ بلکہ نبیوں کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ اور منہاج محدثیت کی بجائے منہاج نبوت کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ آپکا دعوئے یقیناً نبوت کا دعوئے تھا۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

احمدیت کے مقاصد

مقصد چہارم

احمدیت کا چوتھا مقصد مسلمانوں کی اصلاح اور ان کے پراگندہ فرقوں کو مرکزِ وحدت پر جمع کرنا ہے حقیقی مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ اور اسلام کے نمائندے تھے۔ ان کے اعمال و اخلاق قرآن کی تفسیر تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں دیگر مذاہب کے سامنے بطور حجت پیش فرماتا ہے۔ لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا (سورہ بقرہ) مگر اب مسلمان کہلانے والے بدل گئے ہیں۔ نہ وہ روحانیت و تقوےٰ ہے۔ نہ وہ پاکیزہ اعمال اور اعلےٰ اخلاق باقی ہیں۔ دین کی تعلیم سے غافل اور فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔ ہر فرقہ اپنی روایات و تفاسیر پر مصر ہے۔ ضرورت تھی کہ ان میں روحانی زندگی کے نفخ کرنے۔ ان کے اختلافات کو حل کرنے اور انہیں مرکزِ واحد پر جمع کرنے کے لئے خدا کا فرستادہ کھڑا ہو۔ اسی لئے احادیث میں آنے والے موعود کو حکماً عدلاً (مسلم جلد ا صـــ) کہا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے پر مامور ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"یٰسٓ انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم اردت ان استخلف فخلقت آدم یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ چو دور خسروی آغاز کردند مسلمان را مسلمان باز کردند سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ علیٰ دینٍ واحدٍ"

(تذکرہ صفحات ۶۰۸ و ۵۲۷)

ان الہامات سے مسلمانوں کے بارے میں احمدیت کا حسب ذیل مقصد ثابت ہے

(الف) اسلامی تعلیمات و اصول کو زندہ کرنا۔ قولاً وعملاً ان کی برتری ثابت کرنا

(ب) تزکیہ نفوس کرکے نام کے مسلمانوں کو سچے مسلمان بنا کر پابند شریعت کرنا۔

مسلمانوں کے بے جان ہیکل میں زندگی کی روح پھونکنا (ج) ان کے باہمی اختلافات اور فرقہ بندیوں کو دور کرکے ایک مرکز پر جمع کرنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "افترقت الامۃ وتشاجرت الملۃ فمنھم حنبلی وشافعی ومالکی وحنفی وحزب المتشیعین ولا شک ان التعلیم کان واحدًا ولکن اختلفت الاحزاب بعد ذٰلک فترون کل حزب بما لدیھم فرحین وکل فرقۃ بمذھبہ قلعۃ ولا یرید ان یخرج منھا ولو وجد احسن منھا صورۃ وکانوا کالحماس اخوانھم متحصنین فارسلنی اللّٰہ لاستخلص الصیاصی واستدنی القاصی وانذر العاصی ویرتفع الخلاف ویکون القرآن مالک النواصی وقبلۃ الدین"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۵۹-۵۶۰)

ترجمہ: امت کے فرقے ہوگئے۔ اور ملت میں اختلاف پڑ گیا۔ ان میں سے کوئی حنبلی ہے کوئی شافعی۔ کوئی مالکی۔ کوئی حنفی۔ اور کوئی شیعوں کے گروہ میں سے ہے۔ بلاشبہ ابتدا میں تعلیم ایک تھی۔ لیکن بعد ازاں گروہ در گروہ ہوگئے۔ اور اب تم دیکھتے ہو کہ ہر فرقہ اپنے ہی خیالات پر خوش ہے۔ ہر فرقہ والوں نے اپنی لئے کے لئے ایک قلعہ بنا لیا ہے۔ اب اس سے نکلنا نہیں چاہتے۔ خواہ اس سے اچھی رائے اور عمدہ قلعہ ملے۔ اب تو وہ اپنے بھائیوں کی غلط رائے اور تاریک خیال پر قائم ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ تا میں ان قلعوں کو صاف کروں۔ دور جانے والوں کو قریب کروں۔ اور نافرمانوں کو ڈراؤں۔ یہانتک کہ اختلاف زائل ہو جائے اور سب کی جبینیں قرآن کے قبضہ میں ہوں۔ اور اسی کو دین کا قبلہ قرار دیا جائے"۔

عملی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے فرقوں کے تنازعات کا فیصلہ فرما دیا۔ شیعہ و سنی کے جھگڑوں۔ مقلدین و غیر مقلدین کے اختلافات۔ اہلِ قرآن و اہلِ حدیث کے نزاعات کے بارے میں آسمانی روشنی سے راہ حق کو واضح کر دیا۔ مسلمان کہلانے والوں کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح فرمائی وفات مسیح[1] علیہ السلام۔ جہاد[2] کی حقیقت۔ عدم[3] رجوع موتی۔ خلافت[4] خلفاء ثلاثہ۔ نزول[5] ملائکہ و معراج[6] کی حقیقت۔ تردید[7] استمداد از اہل مقابر۔ وحی[8] والہام کا فلسفہ اور امکان۔ سنت[9] و حدیث کا مقام۔ معجزات[10] کی حقیقت۔ پیشگوئیوں[11] کے اصول۔ نبوت[12] کی اقسام۔ فاتحہ[13] خلف الامام کا حکم۔ جنت[14] کی ابدیت اور جہنم[15] کے انقطاع کا مسئلہ۔ شفاعت[16] اور حشر[17] کی حقیقت۔ دجال[18] اور مہدی[19] کی پیشگوئی وغیرہا بیسیوں ایسے مسائل ہیں۔ جن میں مسلمان صدہا سال سے الجھ رہے تھے کہ انہیں مسیحائے زمان نے آکر اپنے علم لدنی اور قوت قدسیہ سے یکسر حل کر دیا۔ تازہ نشانات سے شکستہ دلوں میں بصیرت اور امید پیدا کر دی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ صحابہ کے نقش قدم پر سرفروشانہ رنگ میں خدمت اسلام کے لئے کمربستہ ہے تبلیغ دین صحابہ کا امتیازی نشان تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو کی علامت تھی۔ فرمایا:۔

"قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللّٰہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۲) کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اور میرے متبعین علی وجہ البصیرت اللہ تعالےٰ کی طرف دعوت کرتے ہیں"

تبلیغ دین ہی مسلمانوں کی کامیابی کی کلید تھی فرمایا:۔ "ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (آل عمران ع۱۱) چاہیئے کہ تم میں ایسے لوگ ہوں۔ جو اسلام کی طرف دعوت دیں۔ نیکی کا حکم دیں۔ بدی سے روکیں۔ یہی لوگ کامیاب ہونگے"

مگر موجودہ مسلمانوں میں بے عملی اور لامرکزیت کے باعث تبلیغ کا خیال بھی جاتا رہا تھا۔ احمدیت نے انہیں ایک مرکز پر لا کر ان میں روح تقویٰ پیدا کرکے انہیں اسلام کے نام کے پھیلانے کے لئے پروانے بنا دیا ہے گورکھپور (یوپی) کا اسلامی صحیفہ مشرق لکھتا ہے:۔ "اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں۔ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جماعت سے مرعوب نہیں۔ اور خالص اسلامی خدمات سرانجام..

الوداعی جلسہ میں دینی خدمات کا اعتراف

۲۳ اگست کو بعد نماز جمعہ مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ جیلر کی ڈیرہ غازیخان سے گوجرانوالہ میں تبدیلی ہونے پر الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب چودھری عطا محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن ہذا نے بیان کیا کہ مرزا صاحب تقریباً دو سال یہاں رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ باقاعدہ چندہ ادا کرتے رہے۔ باوجود دور ہونے کے عام طور پر شام کی نماز مسجد میں آکر ادا کیا کرتے۔ سلسلہ کی اور مقامی تحریکات میں کھلے دل سے لبیک کہتے۔ سلسلہ اور خلافت ثانیہ سے پرجوش اخلاص رکھتے ہیں جواں ہمت اور بڑے مستعد ہیں۔ تقریباً دو ماہ سے اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہوئے تھے۔ جس ہمت اور تندہی سے اس خدمت کو انہوں نے سرانجام دیا وہ قابل رشک ہے۔ صاحب موصوف نے صبح کو بعد نماز درس قرآن شریف اور شام کو بعد نماز درس کتب حضرت اقدس مسیح موعود باقاعدہ شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے عام طور پر پندرہ روزہ بعد نماز شام تعلیمی لیکچروں کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ مضمون وہ خود ہی انتخاب کرتے تھے۔ اور ان کے لئے احباب کو کتب بھی خود مہیا کرتے تھے۔ صاحب موصوف بڑے صالح اور خوش خلق انسان ہیں۔ اپنے حسن اخلاق کے سبب جماعت میں بہت محبوب تھے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس بیج کو جو یہاں بو گئے ہیں بار آور کرے اور خداوند کریم ان کو خدمات دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ صاحب موصوف نے رقت آمیز الفاظ میں شکریہ ادا کیا اور جماعت نے انکو پرجوش اخلاص سے الوداع کیا۔

محمد عثمان محاسب انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے یکم ستمبر تک سوفی صدی پورے کرنیوالے مخلصین

ذیل میں فہرست درج کرتے ہوئے افسوس ہے جو اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ سال کا آخر قریب آگیا وہ جو اس خیال میں سکتے۔ کہ ابھی بہت وقت ہے۔ آخر تک حال میں ادا کر دیں گے۔ وہ اب ہوشیار ہو جائیں۔ اور اپنا وعدہ پورا کرنے کی فکر کریں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تھوڑا سا وقت بھی غفلت میں گذر جائے۔ اور پھر انہیں ندامت ہو۔ انہوں نے نو ماہ بغیر ادائیگی کے گذار دیے۔ اب ماہ ستمبر جب ختم ہو۔ تو ان کا وعدہ سوفی صدی پورا ہو چکا ہو۔ فہرست یہ ہے۔

صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب ۲۰۶/-
حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ۲۶۰/-
حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ۱۵۴/-
صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب قادیان ۷۱/-
میاں عبد الرحیم احمد صاحب " ۴۷/-
صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ۶۰/-
حضرت میر محمد اسحٰق صاحب معہ اہل و عیال و دختران و پسران قادیان ۱۳۶/-
سید عزیز اللہ شاہ صاحب راولپنڈی ۵۴/-
مولوی عبد اللہ ناصر الدین صاحب قادیان ۱۰/-
میاں کریم بخش صاحب " ۵/۶/-
" مولا بخش صاحب " ۵/۳/-
استانی امینہ بیگم صاحبہ " ۶/۴/-
شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریلوے لاہور ۱۰۸/-
اے سلیمان صاحب بیگاڈی مالابار ۲۰/-
چوہدری باغ الدین صاحب چک ۳۰۱ ۴۱/-
ملک عبد العزیز صاحب قصور ۳۰/-
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی مری ۴۵/-
چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ناصر آباد ۱۰/-
" غلام احمد صاحب چندر کے منگولے ۷/-
" غلام محمد صاحب " ۱۳/-
" محمد طفیل صاحب ودلم ۲۸/-
میاں عبد العظیم صاحب چک سکندر ۵/
منشی برکت اللہ صاحب رائے ونڈ ۱۰/-
شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان ۲۰۷/-
سیٹھ سید جعفر صاحب حیدر آباد دکن ۱۴/-
محمد عبد الستار صاحب فاروقی " ۱۱/
سید مجیب اللہ صاحب " ۵/۳
بابو عبد الحمید صاحب شملہ ۲۲۰/-
شیخ محمد ابراہیم صاحب مردان ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب " ۵/-
مسعودہ بیگم صاحبہ چک چھور ۱۱ ۲۰/۸/-

میاں محمد السلام صاحب دہلی ۶/۸
شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب " ۵/ ر
مرزا محمد شریف صاحب چغتائی " ۷۵/-
بابو بشیر احمد صاحب " ۱۰/۸
ماسٹر محمد شفیع صاحب " ۶/۸
سید محمود عالم صاحب دفتر محاسب قادیان ۳۹/۴
میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز " ۱۱/۸
" سہاگ صاحب " ۵/۴
سید طفیل محمد شاہ صاحب چک ۲۷ آگوکھو دال ۸/۳
اہلیہ صاحبہ بابو آت اللہ صاحب دہلی ۱۱/-
اختر علی صاحب چک ۲ ر دیتانی سندھ ۵/-
مولوی امیر الدین صاحب چک ۱۶۶ مراد بہاول پور ۵/۶
منشی محمد شفیع صاحب ہاشمی ہیر اسنگھا اوکاڑہ ۵/۱/۱
نصیر الدین صاحب بنگو سرائے ۱۰/-
میاں محمد الدین صاحب مرزاجان ۵/۵
محمد ابراہیم صاحب چک ۲/۱۱۰ ۶ ۹
حافظ مبین الحق صاحب شمس امرتسر ۱۵/۴
اہلیہ صاحبہ بابو نصر اللہ خان صاحب قادیان ۵/۴
خاکسار برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید ۵۵/-
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معہ اہل و عیال و والدہ صاحب قادیان ۲۳۷/-
سید مختار احمد صاحب ہاشمی " ۷/۸
منعم الحسن صاحب مولوی فاضل قادیان ۵/۵
صوفی محمد ابراہیم صاحب ہائی سکول " ۴۰/
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ڈھور دنارو سندھ ۱۰۰/-
ماسٹر چراغ الدین صاحب ساہیوال ۳۴/-
عبد الغنی صاحب اوورسیر میانی ۳۵/-
خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں ۱۱۵/-
ملک عطاء اللہ صاحب پنشنر گجرات ۱۳/۴
چوہدری سردار خان صاحب نمبر دار گولیکی ۶/-
شیخ محمد بخش صاحب کڑیانوالہ ۳۴/-
غلام محی الدین صاحب کانتھاں ۲۰/-
استانی زینب قدسیہ صاحبہ گوجرہ ۷/-
منشی غلام محمد صاحب فیض اللہ چک ۵/۶/
چوہدری غلام احمد صاحب مشیر قانونی قادیان ۱۶/-

شیخ غلام حیدر خان صاحب گڑھی شاہو لاہور ۱۲/۸
مولوی عبد المجید صاحب سنتری پورہ ۱۰/۱۲
بابو عبد الغفور صاحب سانبھر ۳۴/۴/
مستری حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱۳/
سید بشیر احمد صاحب " ۶/۲۰
قریشی عبد المنان صاحب " ۶/-
چوہدری نثار احمد صاحب نیروبی ۱۱۰/- شلنگ
میاں عبد المالک صاحب مرحوم نیروبی ۱۲۸/-
ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد اقبال شاہ صاحب نیروبی ۳۵/-
حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قادیان ۶۳/-
منشی عبد الغنی صاحب پٹواری قادیان ۵/۴/-
میاں لطیف احمد صاحب طاہر دہلی ۶/-
اہلیہ صاحبہ ملک فضل احمد صاحب ملتان ۶/۴
احمد علی صاحب اسلم " ۵/۵
اہلیہ صاحبہ ملک حسن محمد صاحب قادیان ۵/۹
میر مشتاق احمد صاحب لاہور ۳۴/-
قاضی عبد الحمید صاحب " ۳۶/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۶/-
بابو شکر الٰہی صاحب معہ اہلیہ و بچگان نشکانہ صاحب ۶۲/۱۴
سید فضل الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ خوردہ اڑیسہ ۳۸/۱۴
چوہدری غلام محمد صاحب پٹھانکوٹ ۶/۶/
میاں احمد الدین صاحب ڈنگوی قادیان ۵/۸
صوبیدار میجر اللہ بخش صاحب چک ۲۱۷ E. B. ۹۰/-
چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج منڈی بہاؤالدین ۸۵/-
قاضی عبد السلام صاحب بھٹی معہ اہلیہ و پسر قادیان ۳۵/۶
مستری دوست محمد صاحب الیکٹریشن قادیان ۳۱/۸/
اہلیہ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " ۵/۳

والدہ صاحبہ بابو محمد رشید خان صاحب قادیان ۵/۳
رشیدہ بانو اہلیہ حشمت اللہ صاحب " ۵/۴
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں روشن الدین صاحب زرگر قادیان ۲۴/۱۲
والدہ صاحبہ زکیہ خانم صاحب قادیان ۵/۴
قاضی عبد الرحمٰن صاحب نظارت علیاء قادیان ۶/-
اہلیہ صاحبہ قاضی عبد الرحمٰن صاحب نظارت علیاء قادیان ۵/۱۲
خوشہ امن بابو اکبر علی صاحب قادیان ۵/۱
شیخ حبیب اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ خرم شہر ایران ۱۸۰/
میاں عبد الرزاق صاحب قادیان ۱۵/۱۲
مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ " ۲۷/-
بابو محمد اسحٰق صاحب عابد سوڈان ۱۰۰/-
شیخ مسعود احمد رشید صاحب ڈیرہ غازیخان ۱۰۰/-
میاں معراج الدین صاحب " ۵/۳
شیخ فضل کریم صاحب بٹالہ ۵/۱
چوہدری غلام احمد صاحب معہ اہلیہ محمود آباد ۱۲/۱۲
غلام احمد صاحب " ۵/۶
چوہدری محمد شفیع صاحب بکھوٹی ۸/-
غلام سرور صاحب سور خشکی سرحد ۲۵/-
نواب الدین صاحب کھاگودال ۴/۱
خواجہ محمد یوسف صاحب جام پور ۶/۲
رحمت اللہ صاحب ریخ انجینئر مرن ۱۸/۸
محمد یعقوب صاحب دنجوان ۵/۴
عمر بی بی صاحبہ اہلیہ نواب الدین صاحب جرنیح جالندہر ۵/۱۰
محمد نصیر الدین صاحب کیرنگ اڑیسہ ۲۰/-
مریم بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الشکور صاحب نابھہ سٹیٹ ۵/-
زینب صاحبہ اہلیہ چراغ الدین صاحب قادیان ۵/۱۰/۶
طیبۃ النساء صاحبہ اہلیہ خواجہ معین الدین صاحب قادیان ۵/۱۰/-
نذیر احمد صاحب سارچور ۵/۴/-
حکیم اللہ دتا صاحب معہ اہلیہ ورکانوالی ۱۱/-
بابو عبد القادر صاحب کان پور ۲۱/-
بشارت احمد صاحب کوئٹہ ۶/-
عبد الرحمٰن صاحب ولد کرم الٰہی صاحب محمود آباد ۵/-
حیات محمد صاحب موہلکی گوجرانوالہ ۴/۸
سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر دکن ۵۰/-

محمد عبد الحی صاحب یادگیر دکن ۶۰/- سید محمد مسعود شاہ صاحب نانگل نوالہ ۱۶/۴ بابو عبد الکریم صاحب راولپنڈی ۴۰/- میاں محمد رمضان صاحب کھیوہ باجوہ ۵/۱۲ رحیم بخش صاحب بیرادور ۵/۶/ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد المجید صاحب آف دہلی ۱۶/- (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۱۸ :- منکہ عبدالحمید ولد منشی عبدالرحیم صاحب قوم شیخ شرما پیشہ نوکری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ساڑھے اٹھارہ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی صورت میں بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو جائیداد اس کے علاوہ میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاءاللہ اس وصیت پر قائم رہوں گا۔ العبد۔ عبدالحمید سپاہی کلرک ۴۹۳۶ راکٹ کیمپ۔ گواہ شد :- لائس نائک عیسےٰ خاں۔ گواہ شد :- حوالدار عبدالمنان۔

نمبر ۵۱۳۸ :- منکہ سردار بیگم زوجہ شیخ محمد ارجمند صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات۔ کلپ قیمتی ۳۰ روپے۔ بندے قیمتی -/۱۵ میں اپنی تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم ادا کر سکوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ میں سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد :- سردار بیگم بقلم خود اہلیہ شیخ ارجمند صاحب کوٹھی ۲۰۱ میرورد روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد :- شیخ محمد یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد :- محمد ارجمند خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۹۳۶ :- منکہ محمد اسمٰعیل ولد حکیم مولوی کریم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ دوائی فروش عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ڈنگہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ رجولائی ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں میری رہائش مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ بیرمہ اور دیگر ادویات فروخت کر کے گذارہ کرتا ہوں۔ ماہوار آمد قریباً دس روپے ہے کم و بیش ہوتی رہتی ہے جسمیں سے ۱/۱۰ حصہ تازیست ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ اور جو جائیداد میری وفات کے بعد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد : محمد اسمٰعیل نشان انگوٹھا گواہ شد :- یوسف علی بقلم خود گواہ شد :- شمس الدین۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲ ستمبر شاہ ایران نے ایرانی فوجوں کے ایک حصہ کو توڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ ان فوجوں کو اب آہستہ آہستہ غیر مسلح کیا جا رہا ہے۔

انقرہ ۲ ستمبر۔ ترکش گورنمنٹ نے اسلامی ممالک میں مقیم اپنے سفراء کو ہدایت کی ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر انقرہ پہنچ جائیں۔ جہاں وزیر خارجہ کی صدارت میں ان کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے

شملہ ۲ ستمبر نیشنل ڈیفنس کونسل سے سر سکندر حیات خان کے استعفیٰ سے جو جگہ خالی ہوتی ہے۔ وہ نواب مظفر خان کی تقرری سے پر کی جائے گی۔ دیگر مسلمانوں کی جگہ بھی سرکردہ مسلم مقرر کئے جائیں گے

شملہ ۲ ستمبر۔ جائنٹ ایرفورس اور سول ایولیشن سیلیکٹ کمیٹی کے چیئرمین نواب چھتاری تھے۔ وہ چونکہ حیدر آباد چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ سر جوگندر سنگھ کو دی جائے گی۔

شملہ ۲ ستمبر۔ یہاں افواہ ہے۔ کہ حکومت ہند گندم کی نگرانی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ خیال ہے۔ کہ گندم کی درآمد پر محصول کم کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح آسٹریلیا وغیرہ سے گندم کی درآمد کا رستہ کھل جائے گا۔ انڈین ٹیرف ایکٹ کے رو سے حکومت ہند کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

لنڈن ۲ ستمبر ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگرچہ ایرانی فوجیں مقابلہ نہیں کر رہیں۔ پھر بھی روسی فوجوں کی پیش قدمی برابر جاری ہے۔ اور انہوں نے افغانستان کی سرحد پر واقع دو مقامات تربت حیدری اور تربت شیخ جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

بیونس آئرز ۲ ستمبر نازی سازشوں کے خطرات کے پیش نظر جنوبی امریکہ کی تمام حکومتوں نے اپنے اپنے ہاں نازی جاسوسوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ بعض کو قید اور بعض کو ملک بدر کر دیا گیا ہے۔ بہت سے چھپے پھرتے ہیں

لنڈن ۲ ستمبر یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وشی کی حکومت موجودہ جنگ میں صلح کرانے کی غرض سے جرمنی اور اٹلی کی حکومتوں سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ مگر ابھی یہ اطلاع مصدقہ نہیں۔

واشنگٹن ۳ ستمبر مسٹر روز ویلٹ نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ اس ہفتہ کے آخر یا اگلے ہفتہ کے آغاز تک ادھار اور پٹہ کا نیا پروگرام تیار ہو جائیگا۔ ہم زیادہ روپیہ خرچ کر کے اپنے بچاؤ کا سامان کریں گے

لنڈن ۳ ستمبر روسی جنگ کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ برلین کے امریکن نامہ نگاروں کو بتایا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں لینن گراڈ سے پندرہ میل جنوب مغرب میں پہنچ چکی ہیں۔ دوسری خبروں سے پایا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں اب اتنی نزدیک ہیں۔ کہ بڑی توپیں ان پر گولے برسا سکتی ہیں۔ فنی فوجوں نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ وہ لینن گراڈ کے شمال مشرق میں ۱۸ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں۔ وسطی اور جنوبی علاقہ میں روسی زوردار جوابی حملے کر رہے ہیں۔

ماسکو ۳ ستمبر۔ روس کا ایک جنگی (ٹیکنیکل) مشن امریکہ جا رہا ہے۔ جو وہاں دیکھے گا۔ کہ طیارہ سازی کے کارخانوں میں زیادہ سے زیادہ جہاز تیار کرنے کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۳ ستمبر کل رات جرمنی پر برطانوی ہوائی جہازوں نے جو حملے کئے ان کا زور برلین اور فرینکفرٹ پر رہا۔ برلین میں کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ اور کئی کارخانوں پر بم گرتے دیکھے گئے فرینکفرٹ کے صنعتی ٹھکانوں پر بھی بم برسائے گئے۔ جرمنی کی تیاری والی بندرگاہوں پر بھی حملے کئے گئے جرمنوں نے برلین پر حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سال برلین پر اتنا بڑا حملہ نہ ہؤا تھا۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ جنگ کی دوسری سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے وزیر فضائی سر آرچیبالڈ سنکلیئر نے کہا۔ کہ آج ہماری ہوائی طاقت پچھلے دو سال کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اب ہمارے ہوائی جہاز دن رات اور خشکی و تری پر دشمن پر حملے کر رہے ہیں۔ وزیر جنگ نے کہا۔ کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ برطانی فوج سے کبھی اتنی قربانیاں نہیں مانگی گئیں۔ جتنی اب مانگی گئی ہیں۔ ہماری فوج جانتی ہے کہ اگر اس کے پاس ہتھیار ہوں۔ تو اس کی فتح یقینی ہے

دہلی ۳ ستمبر لڑائی کی دوسری سالگرہ پر آج ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی کی لہریں کئی طرف سے ہمارے ملک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ ملک کے نوجوانوں کو جب ہوا، سمندر اور خشکی پر ملک کی خدمت کے لئے بلایا گیا۔ تو وہ فوراً دوڑے۔ اس ملک کی فیکٹریاں، کارخانے۔ اور ملیں رات دن سامان جنگ تیار کر رہی ہیں۔ ہندوستانی روٴسا اور رعایا برابر مالی مدد دے رہی ہے۔ اور ہزاروں شہری بھرتی ہو کر فوج میں آ چکے ہیں۔ دنیا اس بات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ کہ جب برطانیہ اور اس کے ساتھیوں پر نازک وقت آیا تو ہندوستان نے اس کی پوری مدد کی۔ ہندوستانی فوج نے سیدی برانی کا میدان سر کیا۔ جس سے دنیا میں ہماری طاقت کی دھاک بیٹھ گئی۔ اور یہ فتح ہمارے لئے بہت بڑی فتح ہے۔ اس وقت سب کی نظریں ہندوستان پر لگی ہوئی ہیں۔ ہندوستانی فوج نے ہی افریقہ میں اطالوی سلطنت کا خاتمہ کیا۔ ہندوستان اس وقت اب طاقتور ہے کہ دشمن کو اس سے ٹکر لینے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان کے مرد اور عورتو! ان کارناموں پر فخر کرو۔ جو تمہارے بیٹے اور بھائی سر انجام دے رہے ہیں۔ ہاں اس ملک میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو جنگ میں مدد دینا تو نہیں چاہتے مگر فصل پک جانے پر اس سے فائدہ اٹھانا ضرور چاہتے ہیں۔ پھر کچھ لوگ پھوٹ ڈالنے اور دلوں سے امید مٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی۔ میں سب ہندوستانیوں کو خبردار کرتا ہوں۔ کہ ففتھ کالم کے ان لوگوں سے بچیں۔ کہ یہ گھن بن کر ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں۔ آنے والے اتوار کو قومی دعا کا دن منایا جائے۔ ہمیں پورے یقین اور سچے دل سے دعا مانگنی چاہیئے کہ خدا ہمیں طاقت دے اور ہم اس طاقت کے استعمال کا اپنے آپ کو حق دار ثابت کر سکیں۔

شملہ ۳ ستمبر کمانڈر انچیف افواج ہند نے بھی ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں ہندوستان کی جنگی خدمات کو بہت سراہا اور کہا۔ کہ ہندوستان میں دس لاکھ فوج تیار ہو گئی ہے۔ اس میں سے ایک لاکھ سمندر پار لڑ رہی ہے۔ اور اس نے اب تک دشمن کو اس ملک پر بڑھنے سے روکا ہؤا ہے۔

لاہور ۳ ستمبر سر سکندر حیات خان نے اپنی تقریر میں صوبہ کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ آپس میں اتفاق اور محبت سے رہیں۔ اور ملک کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔

لنڈن ۳ ستمبر ایران میں روسی اور برطانی فوجوں کے کمانڈروں کی باہم ملاقات قزوین میں ہوئی ہے۔ دونو ملکوں کے سفیروں کی بات چیت ایرانی نمائندوں سے ہو رہی ہے۔ سمجھوتہ کی شرائط منظور ہو چکی ہیں۔ اور اب تفاصیل طے کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۳ ستمبر آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سارے مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لینن گراڈ خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اور مارشل ورشیلاف شہر کے بچاؤ کی اگلی چوکیوں پر پہنچ گئے ہیں۔ تا روسی فوجوں کی کمان خود کر سکیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی